مقامات پر یہ ضروری ہوتا ہے کہ خود آگے بڑھ کر شر اور فساد کے زور کو قوت کے ساتھ توڑ دیا جائے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات فاضل مصنف کے نقطۂ نظر کی تردید میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (البقرہ ۱۹۳)۔ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ (التوبہ آیت ۱۲)

ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ باری تعالیٰ مسلمانوں کو فتنے کی سرکوبی کا حکم دے رہا ہے تاکہ اس کے مٹنے کے بعد اللہ کا دین سربلند ہو۔ مصنف کا استدلال یہ ہے کہ یہ ساری آیات "یا تو ان مشرکین عرب سے متعلق ہیں جو مسلمانان قرن اول کی مخالفت میں عرصہ دراز تک مستقل رہے یا یہودیوں سے تعلق رکھتی ہیں جو مسلمانوں سے معاہدہ کر کے ان کے دشمنوں سے جا ملتے تھے اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرتے تھے۔ دیگر اشخاص جن کی وہ حالت نہیں ہے جو مسلمانوں کی حالت مدینہ میں تھی ان پر ان آیتوں کے احکام کی پابندی عائد نہیں ہوتی"

اگر مولوی چراغ علی صاحب کی اس دلیل کو مان لیا جائے تو پھر قرآن مجید کی ساری آیات کو عرب کے خاص حالات اور وقت کے ساتھ مختص کرنا پڑے گا اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ قیامت تک نوعِ بشری کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا ہے، معاذ اللہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

اس کتاب کے مصنف سے مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑا استفادہ کیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اور مولوی محمد علی لاہوری نے اپنا سارا طرز استدلال اس سے لیا ہے۔

یہ کتاب ہمارے نزدیک دینی اعتبار سے کسی طرح بھی مفید نہیں۔ اس کی اگر کوئی اہمیت ہے تو صرف ان لوگوں کے لیے جو سرسید اور ان کے رفقاء کار کی "اسلامی خدمات" اور "دینی بصیرت" کا جائزہ لینے کے آرزومند ہوں۔ وہ البتہ اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب معذرت خواہانہ طرز فکر اور مغرب سے مرعوبیت اور تعلیمات الٰہی کی من مانی تاویلات کی نہایت اچھی تصویر ہے۔

اصل کتاب انگریزی میں ہے جس کا مولوی غلام الحسنین پانی پتی نے عمدہ ترجمہ کیا ہے۔

قول: منیہ فی ذوق التجوید | تالیف: قاری منیر احمد صاحب اسلامیہ گرلز کالج لاہور چھاؤنی شائع کردہ